وصیت کی اہمیت
اور
اس کے لکھنے کا طریقہ

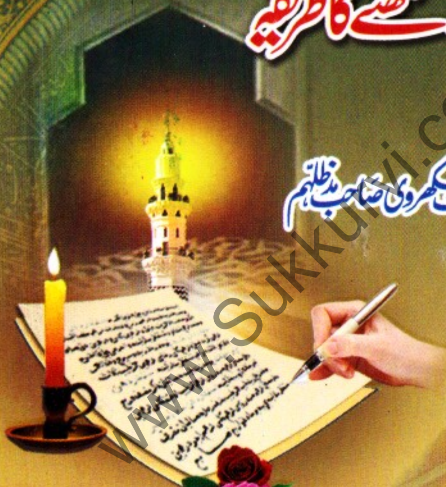

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

www.Sukkurvi.com

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.Sukkurvi.com

وصیت کی اہمیت

اور

اس کے لکھنے کا طریقہ

تالیف

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

www.Sukkurvi.com

مکتبۃ الاسلام کراچی

حقوقِ طبع محفوظ

باہتمام : شاہد محمود

ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی

کورنگی، انڈسٹریل ایریا کراچی

موبائل : 0300-8245793

ای میل : shahidflour68@gmail.com

مطبع : القادر پرنٹنگ پریس 021-35141281-84

www.Sukkurvi.com

ملنے کا پتہ

ادارۃ المعارف کراچی

احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی

موبائل : 0300- 2831960

فون : 021- 35123161 ، 021- 35032020

ای میل : Imaarif@live.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ	۱۰
۲	بیان کرنے کا مقصد	۱۵
۳	وصیّت کے بارے میں ایک غلط فہمی	۱۶
۴	چند تمہیدی باتیں	۱۶
۵	مرنے والے کا غسل وکفن اور تدفین	۱۷
۶	قرضوں کی ادائیگی	۱۷
۷	ادائیگی قرض تک حضور ﷺ کا نمازِ جنازہ نہ پڑھانا	۱۸
۸	جنازہ نہ پڑھانے کی وجہ	۱۹
۹	ترکہ کے بارے میں تیسرا حکم	۱۹
۱۰	تقسیمِ وراثت	۲۱
۱۱	وصیت کا حکم	۲۱
۱۲	وصیت کی تاکید	۲۲
۱۳	وصیت کی فضیلت	۲۴
۱۴	وصیت کے درجات	۲۵

www.Sukkurvi.com

۱۵	فرض وصیت کی مثال	۲۵
۱۶	واجب وصیت کی مثال	۲۶
۱۷	مستحب وصیت کی مثال	۲۸
۱۸	ناجائز امور کی وصیت بھی ناجائز ہے	۲۸
۱۹	ناجائز وصیت کا پورا کرنا گناہ ہے	۲۹
۲۰	وصیت کا تعلق زندگی سے ہے	۳۰
۲۱	وصیت میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے	۳۰
۲۲	کُل مال کی ایک تہائی تک وصیت کرسکتا ہے	۳۱
۲۳	حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی وصیت کا واقعہ	۳۳
۲۴	حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی وصیت کا دوسرا واقعہ	۳۵
۲۵	وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں	۳۶
۲۶	ورثاء کے راضی ہونے کا کب اعتبار ہے؟.........	۳۷
۲۷	وصیت لکھنے کا طریقہ	۳۸
۲۸	وصیت کی کئی نقول ہونی چاہئیں	۳۹
۲۹	''وصیت نامہ'' تحریر کرنے کا طریقہ	۴۰
۳۰	عبادات کی تفصیل لکھیں	۴۰

www.Sukkur...com

۳۱ معاملات کی تفصیل لکھیں ۴۰

۳۲ املاک کی تفصیل لکھیں ۴۱

۳۳ مستحب وصیت کی تفصیل بھی لکھ سکتے ہیں ۴۲

۳۴ عمومی وصیت ۴۲

۳۵ نیک لوگوں کی وصیتیں ۴۳

۳۶ وصیت نامہ ۴۵

۳۷ وصیت کرنے والا سید ھے اور سنت راستہ پر ۴۷

۳۸ دو راتیں بھی بغیر وصیت نامہ کے نہ گزریں ۴۸

۳۹ وصیت تہائی مال تک درست ہے ۴۹

۴۰ وارثوں کے حق میں وصیت درست نہیں ۵۰

۴۱ وصیت سے ورثاء کو نقصان پہنچانا جائز نہیں ۵۱

۴۲ وصیت کی دو قسمیں ہیں ۵۱

۴۳ (۱)....خاص وصیت ۵۲

۴۴ عبادات ۵۳

۴۵ نمازیں ۵۳

۴۶ روزے........................ ۵۷

www.Sukurvi.com

۴۷	زکوٰۃ اور عشر	۶۰
۴۸	صدقۂ فطر وغیرہ	۶۵
۴۹	قربانی	۶۸
۵۰	سجدۂ تلاوت	۷۱
۵۱	معاملات	۷۳
۵۲	واجب الاداء قرض	۷۳
۵۳	بیوی کا مہر	۷۶
۵۴	نابالغ اولاد کا قرض	۷۸
۵۵	دودھ، گوشت اور راشن والی دوکان کا قرض	۸۰
۵۶	گیس بجلی اور پانی کا بل	۸۳
۵۷	بنک یا ڈاکخانہ یا ادارہ کا قرض	۸۶
۵۸	قسطوں میں خریداری کا قرض	۸۹
۵۹	ایڈوانس دی اور لی ہوئی رقم	۹۲
۶۰	بیوی کا زیور بطور قرض	۹۵
۶۱	دوسروں پر قرض	۹۸
۶۲	میری امانتیں	۱۰۱

www.Sukkurvi.com

۶۳	دوسروں کی امانتیں	۱۰۴
۶۴	ذاتی منقولہ اور غیر منقولہ مال وجائیداد کی تفصیل ..	۱۰۷
۶۵	مشترک مال وجائیداد	۱۱۲
۶۶	اہلیہ اور بچوں کی ذاتی املاک کی تفصیل	۱۱۵
۶۷	(۲)...عام وصیت	۱۱۶

www.Sukkurvi.com

www.Sukkurvi.com

موضوع: وصیت کی اہمیت اور اس کے لکھنے کا طریقہ

مقام: جامعہ دار العلوم کراچی

تاریخ: 5/2/2015

دن: منگل

وقت: بعد عصر تا مغرب

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و کفیٰ وسلام علیٰ عبادہ

الذین اصطفیٰ ط اما بعد!

ہمارے معاشرے میں شرعی طریقہ سے وصیت کرنے کا رواج نہیں ہے بلکہ اکثر مسلمانوں کو اس کی اہمیت کا بھی علم نہیں اور جن کو کچھ علم ہے، انہیں وصیت لکھنے کا طریقہ معلوم نہیں، اس لئے اس طرف متوجہ کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی چنانچہ اس موضوع پر بندہ نے بیان کیا اور قرآن وحدیث سے اس کی فضیلت اور تاکید بیان کی اور اس کے لکھنے کا آسان طریقہ واضح کیا تو سامعین نے اس کو بہت مفید بتایا اور اس کی اشاعت پر زور دیا، اور ساتھ ہی وصیت نامہ کا نمونہ بنانے کی فرمائش کی، بندہ کو ایسا کرنا بھی مفید معلوم ہوا۔

بنامِ خدا، اس کام کو شروع کیا، بیان بھی مرتب ہوگیا اور نمونہ بھی تیار ہوگیا، اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دونوں زیورِ طبع سے

www.Sukkurvi.com

آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھ میں ہیں، اس کا نام ''وصیت کی اہمیت اور اس کے لکھنے کا طریقہ'' ہے، اللہ پاک اس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں اور مسلمانوں کے لئے نافع اور مفید بنائیں، ناشر ومرتب کو جزاءِ خیر عطا فرمائیں، آمین یارب العالمین۔

وصلى الله تعالىٰ على النبيّ الكريم محمد وّ آلہٖ واصحابه أجمعين.

ناکارۂ خلائق

بندہ عبدالرؤف سکھروی عفاہ اللہ عنہ

۲۱-۶-۱۴۳۶ھ

سکھر سندھ

www.Sukkurvi.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْراً کثیراً.

اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مِنْ بَعْدِ وَصِیَّۃٍ یُّوْصٰی بِھَا اَوْ دَیْنٍ غَیْرَ مُضَآرٍّ وَصِیَّۃً مِّنَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَلِیْمٌO تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰہِ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُO وَ مَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَ

www.Sukkurvi.com

يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ
مُّهِيْنٌ O (النساء: آیت ۱۲ تا ۱۴)

صدق الله العظيم

ترجمہ

(مگر) جو وصیت کی گئی ہو اس پر عمل کرنے کے بعد اور مرنے والے کے ذمے جو قرض ہو اس کی ادائیگی کے بعد، بشرطیکہ (وصیت یا قرض کے اقرار کرنے سے) اس نے کسی کو نقصان نہ پہنچایا ہو۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، اور اللہ تعالیٰ ہر بات کا علم رکھنے والا، بردبار ہے۔ (۱۲) یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کی ہوئی حدود ہیں، اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، وہ اس کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ایسے لوگ ہمیشہ ان (باغات) میں رہیں گے، اور یہ زبردست کامیابی ہے۔ (۱۳) اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی مقرر کی ہوئی حدود سے تجاوز کرے گا، اسے اللہ تعالیٰ دوزخ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اور اس کو ایسا عذاب ہوگا جو ذلیل کرکے رکھ دے گا۔ (۱۴) (آسان ترجمۂ قرآن)

www.Sukkurvi.com

میرے قابلِ احترام بزرگو!

اس وقت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ایک ایسا حکم بیان کروں گا اور اس کی کچھ تفصیلات بیان کروں گا، جس سے اکثر مسلمان مرد و عورت بے خبر ہیں، بلکہ دیندار مسلمانوں میں سے بھی اکثر اس حکم سے غافل ہیں، اور جو واقف ہیں، عمل ان کا بھی نہیں، البتہ مسلمانوں میں جو بہت ہی خاص الخاص اور اللہ والے ہیں، اور جن کا بزرگوں سے خصوصی تعلق ہے، وہ اس پر عمل کر لیتے ہیں، اور وہ وصیت کرنے کا حکم ہے۔

بیان کرنے کا مقصد

بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم سب مسلمان مردوں اور عورتوں کو یہ حکم جاننا بھی چاہئے اور اس پر عمل بھی کرنا چاہئے، کیونکہ یہ عمل بعض صورتوں میں فرض ہوتا ہے، اور بعض صورتوں میں واجب، اور فرض و واجب کو جاننا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے، اور بعض صورتوں میں مستحب ہوتا ہے، جس پر عمل کرنا مستحب ہے، اور بعض صورتوں میں جائز اور مباح ہوتا ہے، ایسی صورت میں اس پر عمل کرنا بھی جائز اور مباح ہے، اور بعض صورتوں میں ناجائز ہوتا ہے، ایسی

www.Sukkurvi.com

صورت میں اس سے بچنا ضروری اور واجب ہوتا ہے۔

وصیّت کے بارے میں ایک غلط فہمی

بعض لوگوں میں اس حکم کے بارے میں ایک غلط فہمی پائی جاتی ہے، وہ غلط فہمی یہ ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ حکم زندگی کے آخری حصے میں ہے، جب آدمی مرنے لگے تو اس پر عمل کر لینا چاہئے، یہ بات صحیح نہیں، بلکہ وہ حکم ایسا ہے کہ ہر مسلمان عاقل، بالغ کے لئے ساری زندگی پر محیط ہے، اس پر نوجوانوں کو بھی عمل کرنا چاہئے، جوانوں کو بھی عمل کرنا چاہئے، درمیانی عمر والوں کو بھی عمل کرنا چاہئے، ادھیڑ عمر والوں کو بھی عمل کرنا چاہئے، اور بوڑھوں کو بھی عمل کرنا چاہئے، مردوں کو بھی عمل کرنا چاہئے، عورتوں کو بھی عمل کرنا چاہئے۔

چند تمہیدی باتیں

اس حکم کو بیان کرنے سے پہلے میں اس کی تمہید عرض کردوں، تاکہ اس حکم کا سمجھنا آسان ہو۔

دیکھئے! جب کسی شخص کا انتقال ہوتا ہے، جو کچھ وہ اپنی ملکیت میں چھوڑ کر جاتا ہے، جس کو ترکہ کہتے ہیں، اس میں ترتیب وار از روئے شرع چار حکم متعلق ہوتے ہیں، جن کو ادا کرنا ورثاء پر واجب ہوتا ہے:

www.Sukkurvi.com

مرنے والے کا غسل وکفن اور تدفین

نمبر(۱).....مرنے والے کے غسل وکفن، اور اس کی تدفین کا بندوبست وانتظام درمیانہ درجے کے خرچ کے مطابق اس میّت کے مال سے کیا جائے، البتہ اگر مرنے والی کوئی عورت ہے اور اس کا شوہر زندہ ہے، تو پھر اس عورت کے غسل وکفن اور اس کی تدفین کا خرچہ اس عورت پر واجب نہیں ہوگا اور اس کے مال میں سے ادا نہیں کیا جائے گا بلکہ یہ اس کے شوہر پر واجب ہوگا، بیوی کے علاوہ جتنے بھی خواتین وحضرات ہیں، ان کے غسل وکفن اور تدفین کا خرچہ انہی کے مال سے واجب ہوتا ہے۔

البتہ اگر کوئی اپنی خوشی سے مرنے والے کے غسل وکفن اور تدفین کا خرچ اپنے ذمہ لے لے تو یہ اس کی طرف سے تبرّع اور احسان ہے، جو جائز ہے۔

قرضوں کی ادائیگی

نمبر(۲).....دوسرا حکم یہ ہے کہ مرنے والے نے جتنے بھی قرضے چھوڑے ہیں، ان تمام قرضوں کو اس کے باقی مال سے ادا کیا جائے، اور اس میں اگر اس کا سارا مال ختم ہوجائے، تو سارا

www.Sukkurvi.com

مال بھی ختم کر دیا جائے، ایسی صورت میں ورثاء کا اس کی میراث میں کوئی حق نہیں ہے۔

اگر کوئی شخص مقروض مر گیا، اور وہ اپنے پیچھے مال وغیرہ بھی چھوڑ کر نہیں گیا، تو اس کے ورثاء پر اپنے مال سے اس کا قرض ادا کرنا ضروری اور واجب نہیں، اور نہ ہی کوئی میت کے ورثاء سے ایسی صورت میں مطالبہ کر سکتا ہے۔

البتہ اگر ورثاء اپنے مرحوم کی خیر خواہی اور اس کی ہمدردی میں اپنے طور پر اپنے مال سے اس کا قرض ادا کر دیں تو جائز ہے، اور یہ نہ صرف جائز بلکہ کار خیر ہے، اس لئے کہ جب تک اس کے ذمہ قرض رہے گا، اس کی روح جنت میں جانے سے رُکی رہے گی۔

ادائیگیٔ قرض تک حضور ﷺ کا نماز جنازہ نہ پڑھانا

چنانچہ سرکارِ دو عالم جنابِ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایسا ہوتا تھا کہ جب کسی شخص کا انتقال ہوتا اور اس کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے اس کو سرکارِ دو عالم جنابِ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا جاتا، تو آپ ﷺ سب سے پہلے یہ دریافت فرماتے تھے کہ اس کے

ذمہ کوئی قرض تو واجب نہیں؟ اگر بتایا جاتا کہ اس کے ذمہ کوئی قرض واجب نہیں ہے، تو آپ ﷺ اس کی نمازِ جنازہ پڑھا دیا کرتے تھے۔

اور اگر یہ بتایا جاتا کہ اس کے ذمہ قرض ہے تو آپ ﷺ یہ دریافت کرتے کہ اس نے اتنا مال چھوڑا ہے کہ جس سے اس کا قرض ادا ہو جائے، اگر بتایا جاتا کہ جی ہاں! اتنا مال ہے کہ اس کا قرض ادا ہو جائے گا، تو آپ ﷺ نمازِ جنازہ پڑھا دیا کرتے تھے، اور اگر اس کے پاس اتنا مال نہ ہوتا کہ جس سے اس کا قرض ادا کر دیا جائے، تو پھر اگر حاضرین میں سے کوئی اس کے قرض کو ادا کرنے کی ضمانت لے لیتا تو بھی آپ ﷺ نمازِ جنازہ پڑھا دیا کرتے تھے، اور اگر اس کی ضمانت بھی کوئی نہ لیتا، تو آپ ﷺ فرماتے کہ تم اس کی نمازِ جنازہ پڑھ لو، خود آپ ﷺ اس صورت میں اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھتے تھے، اس طرح وہ حضور ﷺ کے نمازِ جنازہ پڑھانے کی سعادت سے محروم ہو جاتا تھا۔

جنازہ نہ پڑھانے کی وجہ

اور آپ ﷺ اس لئے نمازِ جنازہ نہیں پڑھاتے تھے، تاکہ لوگوں میں قرض کے ادا کرنے کی فکر پیدا ہو، اور وہ اپنا قرضہ ادا کرنے کا اہتمام کریں، اور اس بات سے ڈریں کہ اگر میں ایسی حالت میں

مر گیا تو سرکارِ دو عالم جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ سے محروم ہو جاؤں گا۔

شروع میں آپ ﷺ کا یہ معمول تھا، پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فراخی اور کشادگی عطا فرمائی، اور آپ ﷺ کی آمدنی کے ذرائع بڑھا دیے، تو پھر آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اگر اس کے قرض ادا کرنے کا کوئی انتظام نہیں ہے، تو میں اس کی جان سے زیادہ اس پر شفیق اور مہربان ہوں، میں اس کا قرضہ ادا کروں گا، (صلی اللہ علیہ وسلم)، اس طرح آپ ﷺ اس کا قرضہ بھی ادا فرماتے اور ساتھ ہی اس کی نمازِ جنازہ بھی ادا فرماتے۔

اسی طرح اگر وہ اپنے اہل وعیال کو فقیر اور محتاج چھوڑ جاتا تو آپ ﷺ ان کی کفالت بھی فرماتے تھے۔

ترکہ کے بارے میں تیسرا حکم

اگر مرنے والے نے مال زیادہ چھوڑا ہو اور قرض ادا کر کے بھی مال بچ گیا تو اب اس کے متعلق تیسرا حکم یہ ہے کہ۔

نمبر (۳).....اگر مرنے والے نے کوئی جائز وصیت کی ہے، تو باقی بچ جانے والے مال میں سے ایک تہائی کے اندر اندر اس کی

www.sukkurvi.com

وصیت پوری کریں، چاہے اس نے ایک وصیت کی ہو، یا دس وصیتیں کی ہوں۔

تقسیمِ وراثت

نمبر (۴)..... چوتھا حکم یہ ہے کہ وصیت کے بعد باقی بچ جانے والا مال اور ترکہ اس کے ورثاء کے درمیان شریعت کے مطابق تقسیم کیا جائے گا۔

اللہ پاک نے تقسیمِ وراثت کے سلسلے میں پورا ایک رکوع قرآن شریف میں نازل فرمایا ہے، علماء کرام نے تقسیمِ وراثت کا مکمل طریقہ قرآن وسنّت کی روشنی میں تحریر فرمایا ہے، جس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ میّت کے ورثاء لکھ کر کسی بھی مستند دارالافتاء سے تقسیمِ وراثت کا مسئلہ معلوم کر کے اس کے مطابق مرنے والے کی میراث تقسیم کر دیں، یہ بھی ورثاء کی ذمہ داری ہے۔

www.Sukkurvi.com

وصیت کا حکم

مرنے والے کے مال سے متعلق یہ چار حکم ہیں، ان میں سے تیسرا حکم ''وصیت'' کا ہے، جو اس وقت میں بیان کرنا چاہتا ہوں، کیونکہ عام طور پر بیانات میں وصیت کے حکم کا ذکر بہت کم ہوتا ہے، اور

لوگوں کا مطالعہ بھی اس سلسلے میں بہت کم ہوتا ہے، اس لئے اکثر مسلمان اس کے ضروری احکام سے بھی بے خبر ہیں، ہم سب کو اس نیّت سے یہ احکام سننے چاہئیں کہ ہم ان سے باخبر بھی ہوں اور پھر ان کے مطابق عمل بھی کریں۔

وصیت کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی دیا ہے، جیسا کہ شروع میں جو آیت تلاوت کی گئی ہے، اس میں اس کا ذکر ہے، اسی طرح سرکارِ دو عالم ﷺ نے بھی متعدّد احادیث میں وصیت کا حکم بیان فرمایا ہے، اور تمام صحابہؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، ائمہ مجتہدینؒ کا اس کے جواز پر اجماع اور اتفاق ہے، اس لئے یہ حکم نہایت مضبوط اور قوی ہے۔

www.Sukkurvi.com

وصیت کی تاکید

احادیث میں وصیت کی تاکید اور فضیلت بھی بہت زیادہ آئی ہے، چنانچہ ایک حدیث میں ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَہُ شَیْءٌ یُوصٰی فِیہِ یَبِیتُ لَیْلَتَیْنِ إِلَّا وَ وَصِیَّتُہُ

مَكْتُوبَةٌ عِندَهُ.

ترجمہ

''حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''جس مسلمان مرد کے (مال یا آپسی تعلقات کے) معاملے میں کوئی بات وصیت کے قابل ہو تو اسے چاہئے کہ وہ دو راتیں بھی وصیت لکھ کر رکھے بغیر نہ گزارے۔'' (بخاری ومسلم)

یعنی جس کے ذمہ کسی ضروری بات یا چیز کی وصیت ضروری ہو، اس کو چاہئے کہ فوراً اس کو لکھ کر رکھے یا اپنے ورثاء کو زبانی بتا دے، بہتر یہ ہے کہ اس کو لکھ کر رکھے، کیونکہ زبانی وصیت میں بھول چوک ہو سکتی ہے۔

حدیث میں دو راتوں کی مثال دینے کا مطلب یہ نہیں کہ ایک رات گزار سکتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ اس میں ذرا بھی تاخیر نہ کریں، جب اور جس وقت آپ پر کسی چیز کی وصیت ضروری ہو جائے، تو بلا تاخیر اس کو لکھ لیں، اس میں تاخیر نہ کریں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مذکورہ بالا روایت بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:۔

میں نے کوئی رات ایسی نہیں گزاری مگر یہ کہ میری وصیت

www.Sukkurvi.com

میرے پاس لکھی ہوئی رکھی ہوتی تھی۔ (مسند احمد)

وصیت کی فضیلت

حدیث شریف سے وصیت کی یہ فضیلت ثابت ہے:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: مَنْ مَاتَ عَلٰى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلٰى سَبِيلٍ وَ سُنَّةٍ وَ مَاتَ عَلٰى تُقًى وَ شَهَادَةٍ وَ مَاتَ مَغْفُوْرًا لَهٗ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

ترجمہ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا ''جو شخص وصیت کر کے مرا (یعنی جس شخص نے اپنی موت کے وقت اپنے مال کا کچھ حصّہ خدا کی راہ میں مثلاً فقراء کو دینے کی وصیت کی) تو وہ راہِ مستقیم اور پسندیدہ طریقہ پر اور تقویٰ وشہادت پر مرا (یعنی متقیوں اور شہیدوں میں داخل ہوا) اور اس حال میں مرا کہ اس کی مغفرت کی گئی۔'' (ابنِ ماجہ)

گویا شہادتِ حکمی اس کو حاصل ہوئی، اور بخشا بخشایا مرا، معلوم ہوا کہ جو شخص وصیت نہیں کرے گا، اس کا معاملہ اِس کے اُلٹ ہوگا۔

www.sukurvi.com

وصیت کے درجات

حضرات علماء کرامؒ نے فرمایا کہ وصیت کے مختلف درجات ہیں، بعض صورتوں میں وصیت فرض ہوتی ہے، بعض صورتوں میں واجب ہوتی ہے، بعض صورتوں میں جائز اور مباح اور بعض صورتوں میں ناجائز ہوتی ہے۔

فرض وصیت کی مثال

مثلاً کسی آدمی کے ذمہ نمازیں قضا ہیں، حکم یہ ہے کہ جس کے ذمہ نمازیں قضا ہوں، وہ فوراً ان کو ادا کرلے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ وصیت بھی کرے کہ میری اتنی نمازیں قضا ہیں، اس ترتیب سے میں ادا کر رہا ہوں، اس دوران اگر میرا انتقال ہو جائے، تو حساب کر کے میری باقی نمازوں کا فدیہ ادا کر دینا، چونکہ نماز فرض ہے، اس لئے اس کا فدیہ کرنے کی وصیت بھی فرض ہے۔

اسی طرح رمضان کے روزے اگر کسی کے ذمہ قضا ہیں، اس کو چاہئے کہ جتنی جلدی ہو سکے، ان کو ادا کرے، بعض عورتوں کے قدرتی مجبوری کی وجہ سے رمضان کے بہت سے روزے قضا ہو جاتے ہیں، بعض عورتیں اس معاملے میں بہت زیادہ غفلت کرتی ہیں، ان کے

www.Sukkurvi.com

کئی کئی رمضان کے روزے قضا ہو جاتے ہیں، اور وہ ان کو ادا کرنے کا کوئی اہتمام نہیں کرتیں، ان کا حکم یہ ہے کہ جتنا جلدی ہو سکے، وہ اس کو ادا کریں، ورنہ وصیت کریں، یہ وصیت فرض ہے، کیونکہ رمضان کے روزے فرض ہیں۔

ایسے ہی زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے، تو اس کی وصیت بھی فرض ہے، حج فرض ہے، تو اس کی وصیت بھی فرض ہے، بعض مرتبہ عورتوں پر حج فرض ہو جاتا ہے، لیکن ان کو سفرِ حج میں جانے کے لئے محرم نہیں ملتا، اور بغیر محرم کے جانا جائز نہیں، تو ایسی صورت میں ان کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ اپنی وصیت لکھ کر رکھیں کہ میرے ذمہ حج فرض ہے، لیکن محرم نہ ہونے کی وجہ سے میں حج پر نہ جاسکی، لہٰذا اگر اسی حالت میں میرا انتقال ہو جائے، تو میرے مرنے کے بعد میرے پیسوں سے میرا حجِ بدل کروا دینا۔

واجب وصیت کی مثال

ایسے ہی بعض صورتوں میں وصیت واجب ہوتی ہے، جیسے کسی کے ذمہ قربانی واجب ہے، اور اس نے نہیں کی، فطرہ واجب تھا، ادا نہیں کیا، منت مانی تھی، وہ پوری ہوگئی، لیکن اس کو ادا نہیں کیا، قسم کھائی

اور توڑ دی، اس پر کفارہ واجب تھا، کفارہ نہیں دیا، ایسی صورت میں ان کی وصیت بھی واجب ہے، زبانی یا تحریری طور پر اپنے ورثاء کو آگاہ کرے کہ میرے ذمہ یہ چیزیں واجب ہیں، اگر میں زندگی میں ان کو ادا نہ کرسکوں تو میرے مرنے کے بعد ان کو ادا کر دیا جائے۔

ایسے ہی کسی کا قرض آپ کے ذمہ ہے، اوّل تو زندگی میں اس کو ادا کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہئے، اور جتنا جلدی ہو سکے، اس کو ادا کر دینا چاہئے، لیکن اگر جلدی سے ادا کرنے کی کوئی صورت نہیں ہے، یا اس کا امکان نہیں ہے تو اس کی وصیت واجب ہے، اور مستحب یہ ہے کہ اس پر دو گواہ بنا لے، تا کہ کسی کی حق تلفی نہ ہونے پائے، اگر آپ نے بغیر گواہ بنائے وصیت لکھ کر رکھدی اور ورثاء نے اس کو تسلیم نہ کیا، تو حق والے کا حق ضائع ہوسکتا ہے، اگر اس پر گواہی ہوگی تو بات پکّی ہو جائے گی، اور صاحبِ حق کو اس کا حق با آسانی مل جائے گا۔

ایسے ہی اگر کسی نے آپ کے پاس امانت رکھوائی ہوئی ہے، جیسا کہ بعض اوقات عورتیں اپنا زیور رکھوا کر پیسے لیجاتی ہیں، بعض مرد اپنی جائیداد وغیرہ کے کاغذات رکھوا دیتے ہیں، آپ کے ذمہ اس کی وصیت واجب ہے کہ فلاں بن فلاں کی جائیداد کے کاغذات یا زیور

www.Sukkurvi.com

وغیرہ میرے پاس امانت ہے، اگر میرا انتقال ہو جائے، تو وہ اس کو واپس کر دیئے جائیں۔

مستحب وصیت کی مثال

بعض صورتوں میں وصیت مستحب ہوتی ہے، جیسا کہ کوئی آدمی یہ وصیت کرے کہ میرے انتقال کے بعد میرے مال میں سے ایک تہائی کے اندر اتنے اتنے پیسے مسجد کی تعمیر میں لگا دینا یا اتنے پیسے مدرسے کی تعمیر میں لگا دینا یا اتنے قرآن شریف خرید کر مسجد میں پڑھنے کے لئے رکھوا دینا اور وقف کر دینا یا اتنے پیسوں سے کہیں بورنگ کروا دینا، کنواں کھدوا دینا یا کوئی اور نیک کام کروا دینا، طلبہ وفقراء اور مساکین پر صدقہ کر دینا، یا کسی کو عمرہ کروا دینا، یہ وصیت مستحب ہے، تہائی تک یہ وصیت کر سکتا ہے، لیکن کوشش کرے کہ یہ وصیت تہائی سے کم ہی رہے۔

ناجائز امور کی وصیت بھی ناجائز ہے

ناجائز امور کی وصیت کرنا ناجائز ہے، جیسے کوئی آدمی وصیت کر جائے کہ میرے مرنے کے بعد میرا تیجہ کرنا، میرا چالیسواں کرنا یا میری برسی منانا، یا میری قبر سنگِ مرمر کی تختی بنوانا، یا میری قبر پر چراغاں کروانا، گلاب کے پھولوں کی چادر یا کپڑے کی چادر چڑھوانا، یہ سب

www.Sukkurvi.com

کام ناجائز اور بدعت ہیں، لہٰذا ایسے کاموں کی وصیت بھی ناجائز اور بدعت ہے۔

ناجائز وصیت کا پورا کرنا گناہ ہے

اگر کسی نے ایسی وصیت کر دی، تو ورثاء پر اس کا پورا کرنا جائز نہیں، اگر وہ کریں گے تو گنہگار ہوں گے، ناجائز وصیت کر کے مرنے والا تو گنہگار ہو چکا، اب اگر ورثاء اس کی وصیت کو پورا کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے، لہٰذا ورثاء پر واجب ہے کہ وہ ان ناجائز وصیتوں کو پورا کرنے سے باز رہیں۔

ہمارے یہاں وصیت کرنے کا کوئی رواج نہیں، بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وصیت زندگی کے آخری حصے میں ہوتی ہے، ابھی تھوڑا ہی مرر رہے ہیں؟ کہ وصیت کریں، جب مرنے لگیں تو وصیت کر دیں گے، حالانکہ کسی کے پاس کیا ضمانت ہے کہ وہ ابھی نہیں مرے گا، ضرور بڑھاپے میں مرے گا؟ موت تو بچوں کو بھی آ رہی ہے، جوانوں کو بھی آ رہی ہے، ادھیڑ عمر والوں کو بھی آ رہی ہے، بوڑھوں کو بھی آ رہی ہے، آپ کے پاس کیا ضمانت ہے کہ آپ ستر سال کے بعد مریں گے۔

www.Sukkurvi.com

وصیت کا تعلق زندگی سے ہے

دوسری بات یہ ہے کہ جب مرنے لگیں گے تو کیا اس وقت وصیت کرنے کا اختیار آپ کے ہاتھ میں ہوگا؟ مرتے وقت اور روح نکلتے وقت وصیت نہیں ہوسکتی، وصیت کا تعلق زندگی سے ہے، اور زندگی خواہ عمر کے شروع کی ہو، یا درمیان کی، یا آخرِ عمر کی، سب برابر ہے، لہٰذا یہ بالکل غلط بات ہے کہ آدمی یہ سمجھے کہ جب میں مروں گا تو وصیت کروں گا، ابھی وصیت کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ بلکہ جب کوئی مسلمان عاقل، بالغ ہوگیا، تو اس پر مذکورہ بالا تفصیل سے وصیت کرنے کا حکم لاگو ہوگیا، لہٰذا جس کے ذمہ وصیت واجب ہو، اس کو چاہئے کہ اپنی صحت والی زندگی میں ہی وصیت کرکے فارغ ہوجائے، اگر صحت کی حالت میں وصیت نہ کی تو بیماری میں وصیت کردے، بہرحال! اپنی زندگی میں مرنے سے پہلے پہلے وصیت کردے۔

وصیت میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے

وصیت میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے، جیسے جیسے حالات آتے جائیں، اس میں تبدیلی کرتے جائیں، مثلاً قرض کا معاملہ ہے، یہ ساری زندگی چلتا رہتا ہے، آدمی کا لین دین جاری رہتا ہے، جب قرض لے

www.Sukurvi.com

لے، تو لکھ دے، ادا کردے تو کاٹ دے، اسی طرح امانت میں بھی لین و دین چلتا رہتا ہے، جب امانت رکھیں، لکھ لیں، اور جب ادا کردیں تو کاٹ دیں، اس طرح سے وصیت نامہ زندگی کے ساتھ ساتھ چلتا اور بدلتا رہتا ہے، اور وقتاً فوقتاً اس میں تبدیلی آتی رہتی ہے۔

کُل مال کی ایک تہائی تک وصیت کرسکتا ہے

وصیت کے بارے میں ایک حکم یہ بھی ہے کہ اپنے کل مال کی ایک تہائی تک وصیت کرنے کا اختیار ہے، باقی دو تہائی ورثاء کا حق ہے، اگر کوئی ایک تہائی سے زیادہ یا اپنے سارے مال کی کسی کو دینے کی وصیت کردے، جس سے اس کے ورثاء اس کی وراثت سے محروم ہو جائیں، ناجائز ہے، اگر کوئی ایسی وصیت کردے، تب بھی اس کو ایک تہائی تک محدود کردیا جائے گا، اس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا "غَيْرَ مُضَآرٍّ" کہ وہ اپنی وصیت کے ذریعے ورثاء کو نقصان پہنچانے والا نہ ہو۔

ایک حدیث میں سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے:

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةَ بِطَاعَةِ

اللّٰهِ سِتِّينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ، ثُمَّ قَرَأَ أَبُو هُرَيْرَةَ (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصٰى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ)

ترجمہ

''حضرت ابوہریرہؓ رسول کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا''(بعض) مرداورعورت ساٹھ برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، مگر جب ان کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو وصیت کے ذریعہ (وارثوں کو) نقصان پہنچاتے ہیں، لہٰذا ان کے لئے دوزخ ضروری ہوجاتی ہے'' اس کے بعد حضرت ابوہریرہؓ نے یہ آیت کریمہ پڑھی: مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصٰى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ'' یعنی (ورثاء اپنے حصے کی) وصیت پوری کرنے کے بعد جس کی وصیت کی جائے یا دین کے بعد بشرطیکہ (وصیت کرنے والا) کسی کو ضرر نہ پہنچائے۔''

حضرت ابوہریرہؓ نے یہ آیت ارشاد ربانی ''وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ''(اور یہ بڑی کامیابی ہے) تک تلاوت کی ہے۔

(ترمذی، ابوداؤدؒ، ابن ماجہؒ)

www.Sukkurvi.com

اس کی تشریح میں علماءِ کرام فرماتے ہیں کہ مثلاً وہ اپنا سارا مال اپنے کسی دوست کو دینے کی وصیت کر دیں، تاکہ میرے مرنے کے بعد میرا سارا مال میرے دوستوں کو ملے، میرے ورثاء کو نہ ملے، یا دوستوں کے لئے ایک تہائی سے زیادہ کی وصیت کریں، تاکہ ورثاء کو کم ملے، یہ سب ورثاء کو نقصان پہنچانے میں داخل ہے، اور سراسر ناجائز ہے، متعدد احادیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تہائی سے زیادہ وصیت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وصیت کا واقعہ

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَ لَيْسَ يَرِثُنِيْ إِلَّا ابْنَتِيْ أَفَأُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَالشَّطْرِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَالثُّلُثِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً

www.Sulkuvi.com

يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتّٰى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلٰى فِيْ امْرَأَتِكَ. (متفق عليه)

ترجمہ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال اتنا بیمار ہوا کہ موت کے قریب اور کنارہ پر پہنچ گیا، چنانچہ جب رسول کریم ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے پاس بہت مال ہے، مگر ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے، تو کیا میں اپنے سارے مال کے بارہ میں وصیت کر جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں'' پھر میں نے عرض کیا کہ کیا دو تہائی کے بارہ میں وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، میں نے پوچھا: نصف کے لئے؟ فرمایا: نہیں، میں نے پوچھا: ایک تہائی کے لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تہائی مال کے بارہ میں وصیت کر سکتے ہو، اگرچہ یہ بھی بہت ہے، اور یاد رکھو، اگر تم اپنے وارثوں کو مال دار و خوشحال چھوڑ جاؤ گے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو مفلس چھوڑ جاؤ اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے

www.Sukkurvi.com

پھریں، جان لو، تم اپنے مال کا جو بھی حصہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے جذبہ سے خرچ کرو گے تو تمہیں اس کے خرچ کا ثواب ملے گا، یہاں تک کہ تمہیں اس لقمہ کا بھی ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ تک لے جاؤ گے۔'' یعنی اس کے منہ میں ڈالو گے۔

(بخاریؒ ومسلمؒ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وصیت کا دوسرا واقعہ

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِی وَقَّاصٍ قَالَ: عَادَنِی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنَا مَرِیضٌ فَقَالَ: أَوْصَیْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِکَمْ؟ قُلْتُ: بِمَالِی کُلِّهِ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ. قَالَ: فَمَا تَرَکْتَ لِوَلَدِکَ؟ قُلْتُ: هُمْ أَغْنِیَاءُ بِخَیْرٍ. فَقَالَ: أَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زَالَتْ أُنَاقِصُهُ حَتّٰی قَالَ: أَوْصِ بِالثُّلُثِ وَ الثُّلُثُ کَثِیرٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

ترجمہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں بیمار تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پوچھنے آئے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے وصیت کرنے کا ارادہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ ''ہاں''

www.Sukkurvi.com

آپ ﷺ نے فرمایا'' کتنے مال کی وصیت کا تم نے ارادہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے تو اللہ کی راہ میں اپنے سارے مال کی وصیت کرنے کا ارادہ کرلیا ہے، آپ نے فرمایا، اولاد کے لئے کیا چھوڑا؟ میں نے عرض کیا: وہ خیر سے خود مال دار خوشحال ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا'' (اگر وصیت کرنا ہی چاہتے ہو تو) اپنے مال کے دسویں حصّہ کے بارہ میں وصیت کرو'' حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ جب میں آپ ﷺ کی بتائی ہوئی اس مقدار کو بار بار کم کہتا رہا تو (میرے اصرار پر) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا تہائی مال کے بارہ میں وصیت کردو، اگرچہ تہائی بھی بہت ہے۔ (ترمذیؒ)

وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں

ایسے ہی کوئی شخص اپنے کسی وارث کے حق میں بھی وصیت نہیں کرسکتا، کیونکہ وارثوں کے حصے اللہ پاک نے خود ہی مقرر کردئے ہیں، جن میں سے آٹھ عورتیں اور چار مرد ہیں، جن کے حصے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں خود مقرر فرمادئے ہیں، لہٰذا جب ان کا حصہ مقرر ہوچکا تو اب ان کے حق میں وصیت کرنے کی ضرورت نہیں، اس لئے

www.Sukkurvi.com

آپ ﷺ نے ورثاء کے حق میں وصیت کرنے سے منع فرمایا، حدیث یہ ہے:

وَعَنْ أَبِی أُمَامَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ فِی خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: إِنِ اللّٰهَ قَدْ أَعْطٰی کُلَّ ذِی حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِیَّةَ لِوَارِثٍ.

ترجمہ

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دیدیا ہے، لہٰذا وارث کے لئے وصیت نہیں ہے۔ (ابوداودؒ، ابنِ ماجہؒ)

بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر تمام ورثاء راضی ہوں، تو وارث کے حق میں بھی وصیت ہوسکتی ہے۔

ورثاء کے راضی ہونے کا کب اعتبار ہے؟

لیکن زندگی میں ان کے راضی ہونے کا اعتبار نہیں ہے، وصیت کرنے والے کے انتقال کے وقت ان کی رضامندی کا اعتبار

www.Sukurvi.com

ہے، مثلاً باپ کی زندگی میں سب راضی تھے کہ فلاں دوکان فلاں بیٹے کو دیدی جائے، باپ نے وصیت لکھ دی کہ فلاں دوکان فلاں بیٹے کو دیدیجائے، لیکن جب باپ کا انتقال ہوا، تو سب ناراض ہو گئے، اور کہنے لگے کہ دوکان کو بھی ترکہ میں شامل کرو، لہٰذا باپ نے زندگی میں سب کی رضامندی سے ایک بیٹے کو دوکان دینے کی جو وصیت کی تھی، انتقال کے بعد ورثاء کے ناراض ہونے سے وہ باطل ہو جائے گی، اور وہ دوکان بھی ورثاء کے درمیان تقسیم ہوگی۔

بہرحال! ہمیں اپنی زندگی میں وصیت کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

وصیت لکھنے کا طریقہ

اکثر لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ وصیت لکھتے کیسے ہیں؟ اس سلسلے میں یہ عرض کر دوں کہ وصیت زبانی بھی معتبر ہے اور تحریراً بھی معتبر ہے، لیکن سلفِ صالحین کا عام معمول لکھنے کا ہے، وجہ اس کی یہ ہے کہ لکھی ہوئی وصیت محفوظ رہتی ہے، اور وصیت لکھنے کے بعد اس کو چھپا کر بھی نہیں رکھنا چاہئے، بعض لوگ وصیت لکھ کر چھپا کر رکھ دیتے ہیں، بلکہ بعض لوگ تو یہاں تک بھی تاکید کرتے ہیں کہ میری زندگی میں اس کو مت کھولنا، جب میرا انتقال ہو جائے، جب کھولنا، یہ طریقہ صحیح

www.Sukkurvi.com

نہیں ہے، بلکہ پنی وصیت اپنی زندگی میں لکھ کر ورثاء کو بتا دینی چاہیے، کیونکہ جب ان کو وصیت کا علم ہوگا، جب ہی وہ اس پر عمل کر سکیں گے۔

وصیت کی کئی نقول ہونی چاہئیں

بلکہ احتیاط کی بات یہ ہے کہ وصیت کی کئی نقول ہونی چاہئیں، کیونکہ بعض اوقات اس کی ایک ہی کاپی ہوتی ہے، اور وہ کہیں گم ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے اس وصیت پر عمل مشکل ہو جاتا ہے، چنانچہ حال ہی میں ایک بڑے عالم کا انتقال ہوا، ان کے داماد نے بتلایا کہ انہوں نے مجھے کہہ رکھا تھا کہ میں نے اپنی وصیت اپنی جیب ہی میں پرس میں رکھی ہوئی ہے، جب میرا انتقال ہو جائے، تو سب سے پہلے میرا وصیت نامہ کھولنا اور اس پر عمل کرنا، ان کے انتقال کے بعد پرس مل ہی نہیں رہا، اب وصیت پر عمل کیسے کریں؟ اگر ان کی وصیت کی کئی نقول ہوتیں، ایک بیوی کے پاس ہوتی، ایک بیٹے کے پاس ہوتی، ایک گھر میں ہوتی، ایک دفتر میں ہوتی، تو وہ مل جاتی، اور اس پر عمل ہو جاتا، تو یہ تجربے کی بات ہے کہ وصیت لکھنی بھی چاہیے، اور اس کے بارے میں گھر والوں کو آگاہ بھی رکھنا چاہیے اور اس کی کئی نقول بنا کر بھی رکھ لینی چاہئیں۔

www.Sukkurvi.com

''وصیت نامہ'' تحریر کرنے کا طریقہ

اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک کاپی لیکر شروع میں بسم اللہ لکھیں، اور اس کے نیچے ''وصیت نامہ'' لکھ کر اس کے نیچے اپنا نام لکھ دیں، کہ فلاں ابن فلاں کا یہ وصیت نامہ ہے، تا کہ معلوم ہو کہ یہ وصیت نامہ کس کا ہے؟

عبادات کی تفصیل لکھیں

اس کے بعد اگلے صفحہ پر اپنی تمام عبادتوں کی تفصیل لکھ دیں، مثلاً آج کی تاریخ تک میرے ذمہ کوئی نماز قضا ہے یا نہیں؟ روزہ قضا ہے یا نہیں؟ حج فرض ہے اور نہیں کر سکا، یا فرض ہی نہیں، زکوٰۃ فرض ہے یا نہیں؟ یا فرض ہے اور ادا کر دی ہے یا نہیں؟ اسی طرح باقی عبادات کو لے لیں۔

معاملات کی تفصیل لکھیں

اس کے بعد اگلے صفحے پر معاملات کی تفصیل لکھیں، کسی سے قرضہ لیا ہے، لکھیں، کسی کو قرضہ دیا ہے، لکھیں، امانت رکھوائی ہے، لکھیں، کسی کی امانت اپنے پاس رکھی ہے، تو لکھیں، اسی طرح دوکان

www.Sukkurvi.com

وغیرہ کے حساب وکتاب کے بارے میں لکھ دیا جائے کہ وہ فلاں فلاں رجسٹر یا کاپی میں ہے، اسی طرح سے تمام معاملات کی تفصیل لکھ لیں۔

املاک کی تفصیل لکھیں

اس کے بعد ایک صفحہ پر اپنی تمام املاک لکھیں، آج کی تاریخ میں آپ کی ملکیت میں کیا کیا چیزیں ہیں؟ کتنے پلاٹ ہیں؟ کتنی دوکانیں ہیں؟ کتنے زیورات ہیں؟ کتنے ڈالر ہیں؟ کتنے ریال ہیں؟ کتنی کرنسی ہے؟ کہاں کہاں بینک بیلنس ہے؟ سب لکھیں، کیونکہ آپ کے بعد آپ کا لیا ہوا قرض بھی ادا کرنا ہے، اگر آپ کے ذمہ کچھ فرائض وواجبات ہیں، اوران کے ادا کرنے کی آپ نے وصیت کی ہے، توان کا فدیہ وغیرہ بھی ادا کرنا ہے، اوراگر دیگر وصیتیں ہوئیں، توان کو بھی پورا کرنا ہے، میراث بھی تقسیم کرنی ہے، اگرسب کچھ لکھا ہوا ہوگا تو ورثاء کے لئے آسانی ہوگی، اور اگرلکھا ہوا نہ ہوگا، تو ورثاء کو پریشانی لاحق ہوگی۔

اکثر لوگ اپنی مملوکہ چیزوں کی تفصیل چھپا کر رکھتے ہیں، اپنی مملوکہ چیزوں کے بارے میں اپنے گھر والوں تک کونہیں بتاتے، ایسا نہیں کرنا چاہیے، کم ازکم گھر والوں کو معلوم ہونا چاہیے، کیونکہ اس کے

www.Sukkurvi.com

مرنے کے بعد ان چیزوں کا وارث انہی کو بننا ہے، اگر ان کو پتہ ہوگا کہ فلاں چیز بھی مرحوم کی ملکیت میں ہے، تو وہ با آسانی اس میں یہ مذکورہ چار حکم جاری کرسکیں گے۔

مستحب وصیت کی تفصیل بھی لکھ سکتے ہیں

اس کے بعد اگر دل چاہے تو مستحب وصیت کی تفصیل بھی لکھ دیں کہ مثلاً ایک تہائی کے اندر اندر میرے لئے فلاں فلاں نیک کام کردئے جائیں، جن کا ذکر پہلے آچکا، کیونکہ یہ نیک کام اس کے لئے صدقۂ جاریہ ہوں گے، جس کا ثواب مرنے کے بعد اس کو ملے گا، جبکہ وہ اس کا محتاج ہوگا، چنانچہ ایک تہائی تک اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ حق دیا ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنا یہ حق استعمال کرلے۔

عمومی وصیت

آخر میں اگر چاہے تو اپنے بیٹوں، بیٹیوں، پوتوں، پوتیوں، اپنے نواسوں، نواسیوں کو، اپنے مخصوص متعلقین کو عمومی وصیتیں کردے مثلاً میرے مرنے کے بعد سنّت پر قائم رہنا، میرا غسل وکفن سنّت کے مطابق کرنا، مجھے جلدی سے نماز جنازہ پڑھ کر دفن کردینا، لوگوں کے اکٹھا ہونے کا انتظار نہ کرنا، غیر ضروری تاخیر نہ کرنا، میرے جنازے

www.Sukurvi.com

کے ساتھ کوئی بدعت اور رسم نہ کرنا، اور میرے مرنے کے بعد ہو سکے تو کچھ ایصالِ ثواب کرتے رہنا، اور بزرگوں سے تعلق رکھنا وغیرہ۔

نیک لوگوں کی وصیتیں

یہ خیر خواہی اور ہمدردی کی وصیت ہے، انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، ائمہ مجتہدین، سلفِ صالحین سب کی وصیتیں موجود ہیں، ہمارے اکابر کی وصیتیں بھی موجود ہیں "تعلیم الدین" کے آخر میں حکیم الأمت حضرت تھانویؒ نے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی بہت سی وصیتیں بیان فرمائی ہیں، اور خود حضرت تھانویؒ کی وصیتیں موجود ہیں، اور حضرتؒ نے اپنے معاملات کی ایسی جامع تحریر چھوڑی تھی کہ آپ کے بعد آپ کی تقسیمِ وراثت کے سلسلے میں ذرّہ برابر شبہ کہیں پیش نہیں آیا۔

ایسے ہی ہمارے حضرت، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ، جو حضرت تھانویؒ کے خلیفہ تھے، ان کی وصیتیں بھی تفصیل سے لکھی ہوئی ہیں، حضرتؒ کا ایک عمومی وصیت نامہ باقاعدہ چھپا ہوا ہے، جو پڑھنے کے قابل ہے، اس کے ساتھ ہی حضرتؒ نے ایک خصوصی وصیت بھی لکھی تھی، حضرت مفتی صاحبؒ کے صاحبزادے فرماتے ہیں کہ الحمد للہ!

www.Sukkurvi.com

ہم اس لکھی ہوئی وصیت کے مطابق آدھے گھنٹے میں تقسیمِ وراثت سے فارغ ہوگئے۔

ایسے ہی میرے والد ماجد حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحبؒ کی وصیت بھی الحمدللہ موجود ہے، اسی طرح حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحبؒ نے تحریری اور زبانی وصیت فرمائی، وہ بھی موجود ہے۔

یہ وہ بزرگ ہیں جو ہمارے زمانہ کے ہیں، ہم نے ان کو دیکھا ہے اور ہم ان کے نام لیوا ہیں، اور ان کے نقشِ قدم پر ہم چلتے ہیں، لہٰذا اُن کی اِن باتوں پر بھی عمل کرنا چاہیے، اس لئے ہم میں سے ہر ایک کو مرنے سے پہلے پہلے اپنی وصیت تیار کر لینی چاہیے، اور پسماندگان کو بتا دینا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائیں، آمین۔

و آخر دعوانا أن الحمدللّٰہ ربّ العٰلمین

O

(اس کے بعد وصیت نامہ کا نمونہ ملاحظہ ہو!)

www.Sukurki.com

وصیت نامہ

بندہ/ بندی :..

مکمل پتہ :..

....

دستخط :..

شناختی کارڈ نمبر :..

www.Sukkurvi.com

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.Sukkurvi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و کفیٰ وسلام علیٰ عبادہ

الّذین اصطفیٰ ط

اما بعد!

اللہ پاک نے مرنے کے بعد کے لئے جو احکام عطا فرمائیں ہیں، ان میں ایک حکم وصیت کرنا ہے، احادیثِ طیبہ میں اسکی بڑی تاکید اور فضیلت آئی ہے چنانچہ پہلے چند احادیث ملاحظ ہوں، اسکے بعد بندہ/ بندی کی خاص اور عام وصیت کی تفصیل ہے، میرے ورثاء کو ان کے مطابق عمل کرنا چاہیۓ۔

وصیت کرنے والا سیدھے اور سنت راستہ پر

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دنیا سے وصیت کر کے گیا، وہ سیدھے راستہ پر اور سنّت کے راستہ پر گیا، وہ تقویٰ اور شھادت پر مرا اور مغفرت کی حالت میں دنیا سے گیا۔ (ابن ماجہ)

www.Sukurvi.com

دو راتیں بھی بغیر وصیت نامہ کے نہ گزریں

’’حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:
’’جس مسلمان مرد کے (مال یا آپس کے تعلّقات کے) معاملے میں کوئی بات وصیت کے قابل ہو تو اسے چاہیۓ کہ وہ دو راتیں بھی وصیت لکھے بغیر نہ گزارے۔‘‘ (بخاری و مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں: اس حدیث شریف کے بعد میں نے کوئی رات ایسی نہیں گزاری مگر یہ کہ میری وصیت میرے پاس لکھی ہوئی رکھی تھی، اس لئے وصیت لکھنے کا اہتمام کرنا چاہیۓ۔ (مسند احمد بزیادہ)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ’’جو شخص وصیت کر کے مرا (یعنی جس شخص نے اپنی موت کے وقت اپنے مال کا کچھ حصّہ خدا کی راہ میں مثلاً فقراء کو دینے کی وصیت کی) تو وہ راہ مستقیم اور پسندیدہ طریقہ پر اور تقویٰ و شہادت پر مرا (یعنی متقیوں اور شہیدوں میں داخل ہوا) اور اس حال میں مرا کہ اس کی مغفرت کی گئی۔‘‘ (ابنِ ماجہ)

www.Sukkurvi.com

وصیت تہائی مال تک درست ہے

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال اتنا بیمار ہوا کہ موت کے قریب اور کنارہ پر پہنچ گیا، چنانچہ جب رسولِ کریم ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میرے پاس بہت مال ہے، مگرایک بیٹی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں ہے، تو کیا میں اپنے سارے مال کے بارے میں وصیت کر جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں''، پھر میں نے عرض کیا کہ کیا دو تہائی کے بارے میں وصیت کردوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، میں نے پوچھا: نصف کے لئے؟ فرمایا: نہیں، میں نے پوچھا: ایک تہائی کے لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تہائی مال کے بارے میں وصیت کرسکتے ہو، اگرچہ یہ بھی بہت ہے، اور یادرکھو! اگرتم اپنے وارثوں کو مالدار وخوشحال چھوڑ جاؤ گے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو مفلس چھوڑ جاؤ اور وہ لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتے پھریں، جان لو، تم اپنے مال کا جو بھی حصہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے جذبہ سے خرچ کروگے تو تمہیں اس کے خرچ کا ثواب ملے گا، یہاں تک کہ تمہیں اس لقمہ کا بھی ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ تک لے جاؤ گے۔'' (بخاریؒ ومسلمؒ)

www.Sukkurvi.com

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ جب میں بیمار تھا تو رسولِ کریم ﷺ مجھے پوچھنے آئے، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ کیا تم نے وصیت کرنے کا ارادہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ "ہاں" آپ ﷺ نے فرمایا" کتنے مال کی وصیت کا تم نے ارادہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے سارے مال کی وصیت کرنے کا ارادہ کرلیا ہے، آپ نے فرمایا، اولاد کے لئے کیا چھوڑا؟ میں نے عرض کیا: وہ خیر سے خود مال دار خوشحال ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا "(اگر وصیت کرنا ہی چاہتے ہو تو) اپنے مال کے دسویں حصہ کے بارے میں وصیت کرو" حضرت سعدؓ کہتے ہیں کہ جب میں آپ ﷺ کی بتائی ہوئی اس مقدار کو بار بار کم کہتا رہا تو (میرے اصرار پر) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا تہائی مال کے بارے میں وصیت کردو، اگرچہ تہائی بھی بہت ہے۔ (ترمذیؒ)

وارثوں کے حق میں وصیت درست نہیں

حضرت ابوامامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دیدیا ہے، لہٰذا وارث کے لئے وصیت نہیں ہے۔ (ابوداؤدؒ، ابنِ ماجہؒ)

www.Sukurvi.com

تشریح

البتہ بعض روایات میں ہے کہ اگر دیگر ورثاء راضی ہوں تو وارث کے حق میں وصیت ہوسکتی ہے، لیکن اس میں دیگر ورثاء کی وہ رضا مندی معتبر ہے جو وصیت کرنے والے کے انتقال کے وقت ہو، اسکی زندگی میں ورثاء کی رضامندی معتبر نہیں ہے اور ورثاء کا عاقل وبالغ ہونا بھی ضروری، نابالغ اور مجنون کی رضامندی معتبر نہیں۔

وصیت سے ورثاء کو نقصان پہنچانا جائز نہیں

''حضرت ابو ہریرہؓ رسول کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا'' (مرد اور عورت ساٹھ برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں، مگر جب ان کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو وصیت کے ذریعہ (وارثوں کو) نقصان پہنچاتے ہیں، لہٰذا ان کے لئے دوزخ ضروری ہوجاتی ہے'' اس کے بعد حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ آیتِ کریمہ پڑھی: ''مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ'' یعنی (ورثاء اپنے حصے کی) وصیت پوری کرنے کے بعد جس کی وصیت کی جائے یا دین کے بعد بشرطیکہ (وصیت کرنے والا) کسی کو ضرر نہ پہنچائے۔''

www.Sukkurvi.com

وصیت کی دو قسمیں ہیں

(۱)......خاص وصیت

(۲)......عام وصیت

(۱)......خاص وصیت

خاص وصیت وہ ہے جس کا تعلق آپ کی ذات سے ہے، اس کے بارے میں درج ذیل امور کی الگ الگ وصیت کرنی چاہیے! مثلاً

www.Sukkurvi.com

عبادات

نمازیں

مثلاً میرے بالغ ہونے کے بعد سے میرے ذمہ الحمد للہ کوئی نماز قضا نہیں سب ادا کرلی ہیں اگر کچھ نمازیں قضا ہوں تو ان کا محتاط اندازہ لگا کر لکھیں کہ میرے ذمہ اتنے سالوں یا اتنے مہینوں یا اتنے ہفتوں یا اتنے دنوں کی نمازیں قضا ہیں اور ایک دن کی قضا میں پانچ فرض اور تین وتر کل چھ نمازیں شمار ہوں گی، اس حساب سے کل نمازوں کی تعداد لکھ دیں جن کی قضا کرنی آپ کے ذمہ واجب ہے، اور یہ لکھیں کہ

بندہ آج فلاں تاریخ.......... سے، روزانہ حتی الامکان قضا نمازوں میں سے اتنی نمازیں مثلاً ایک دن یا ایک ہفتہ کی ادا کرنی شروع کردی ہیں، اسطرح نمازوں کی جو تعداد کم ہوتی رہے گی اسکو میں اس وصیت نامہ میں لکھتا رہوں گا، میرے انتقال کے دن اسکو دیکھ لیا جائے کہ اب کتنی نمازیں باقی رہ گئی ہیں؟ میرے ترکہ میں سے ان باقی نمازوں کا فدیہ ادا کردیا جائے۔

www.Sukkurvi.com

www.Sukkurvi.com

www.Sukkurvi.com

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

www.Sukkurvi.com

روزے

بالغ ہونے کے بعد سے میرے ذمہ رمضان المبارک کے یا منت کے یا کفارے کے روزے واجب نہیں، جو بھی فرض واجب ہوئے تھے ادا کر چکا ہوں/کر چکی ہوں۔۔۔یا۔۔

رمضان المبارک کے اتنے روزے مثلاً ایک ماہ کے یا دو ماہ کے یا پندرہ دن کے یا ایک ہفتہ کے، اسی طرح منت کے یا مثلاً قسم کے کفارہ کے تین واجب روزے ادا کرنے باقی ہیں۔ میں حسب استطاعت ان کو ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہوں/کر رہی ہوں۔ میرے انتقال تک اگر یہ تعداد پوری نہ ہو سکے۔ تو میرے اس وصیت نامہ میں دیکھ کر جتنے روزوں کی قضا مجھ پر واجب رہ جائے، اُتنے روزوں کا فدیہ (فی روزہ پونے دو کلو اور احتیاطاً پورے دو کلو خالص گندم یا اس کی بازاری قیمت کی رقم کے حساب سے) کل رقم میرے ترکہ میں سے ادا کر دی جائے۔

www.Sukkurvi.com

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

www.Sukkurvi.com

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

www.Sukkurvi.com

زکوٰۃ اور عشر

بالغ ہونے کے بعد سے مجھ پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے یا زکوٰۃ فرض ہے، لیکن بندہ ہر سال باقاعدہ زکوٰۃ ادا کرتا ہے، فلاں ڈائری یا کاپی میں اس کا حساب درج ہے اس کو دیکھ لیں، اگر کچھ زکوٰۃ باقی رہ گئی ہو تو میرے ترکہ سے اسکو ادا کریں! اور کسی صحیح مستحقِ زکوٰۃ کو مالک اور عملاً قابض بنا کر دیں تاکہ ادائیگی صحیح ہو۔

یا

بندہ پر/بندی پر زکوٰۃ فرض ہے، لیکن اب تک زکوٰۃ نہ دیجا سکی، مثلاً اتنے سالوں مثلاً ایک سال یا دو سال یا تین سال یا چار سال یا دس سال کی زکوٰۃ نہیں دی، میرے اموالِ زکوٰۃ کی تفصیل میری ڈائری یا فلاں کاپی میں لکھی ہوئی ہے اس میں دیکھ کر تمام سالوں کی زکوٰۃ کا حساب لگا کر یا کسی حساب کے ماہر سے حساب لگوا کر مجھ پر باقی فرض زکوٰۃ میرے باقی ترکہ سے ادا کر دی جائے۔

اسی طرح اگر عشر واجب ہو تو اس کی تفصیل بھی لکھ دی جائے اور اس کے ادا کرنے کی وصیت کر دی جائے۔

www.Sukkurvi.com

www.Sukkurvi.com

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

www.Sukkurvi.com

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

www.Sukkurvi.com

www.Sukkurvi.com

صدقۂ فطر وغیرہ

بندہ/ بندی پر کوئی واجب صدقہ جیسے صدقۂ فطر یا منت کا صدقہ یا کفاروں کا صدقہ جیسے کفارۂ قسم میں کھانا، کپڑا وغیرہ دینا مجھ پر کچھ واجب نہیں، جو کچھ واجب ہوا الحمد للّٰہ تعالیٰ سب ادا کر دیا ہے۔

اگر کوئی واجب صدقہ ذمہ میں واجب ہو تو ذیل میں اس کی وضاحت کر دیں اور اول تو زندگی میں خود ادا کریں اور اس کی وضاحت کر دیں، اگر کسی وجہ سے زندگی میں ادا نہ کر سکیں تو اسکے ادا کرنے کی وصیت کر دیں کہ میرے مرنے کے بعد اس کو میرے ترکہ میں سے ادا کر دیا جائے اور یہ صدقات زکوٰۃ کے کسی مستحق شخص کو باقاعدہ عملاً مالک اور قابض بنا کر دیں تا کہ ادائیگی درست ہو۔

www.Sukkurvi.com

www.Sukkurvi.com

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

www.Sukkurvi.com

قربانی

بندہ/ بندی پر قربانی واجب نہیں یا واجب ہوئی تھی لیکن اپنے وقت پر ادا کردی ہے......... یا.........

بندہ/ بندی پر قربانی واجب ہے، لیکن ایک سال یا کئی سال مثلاً دو یا تین یا چار سال سے قربانی نہیں کی، اگر میرا انتقال ہوجائے تو ان سالوں کا حساب لگا کر جتنے سالوں کی قربانی مجھ پر واجب ہے ہر سال کی ہر قربانی کے عوض ایک درمیانے درجہ کے ایک سال کے ایک بکرے یا بکری کی قیمت کے اعتبار سے مجموعی طور پر جتنی رقم بنے وہ میری طرف سے اور میرے ترکہ میں سے کسی زکوٰۃ کے مستحق شخص کو عملاً مالک اور قابض بنا کردے دیں۔ میری قربانی کا حساب فلاں ڈائری یا فلاں کاپی میں درج ہے اس میں دیکھ لیں یا فلاں کو معلوم ہے اس سے پوچھ لیں!

www.Sukkurvi.com

www.Sukkurvi.com

www.Sukkurvi.com

سجدۂ تلاوت

مجھ پر کوئی سجدۂ تلاوت واجب نہیں، جو سجدۂ تلاوت واجب ہوئے ادا کردیئے ہیں۔۔۔یا۔۔۔

بالغ ہونے کے بعد سے۔۔۔ اتنے سجدۂ تلاوت کی ادائیگی واجب ہے، بندہ/بندی روزانہ اتنے سجدۂ تلاوت ادا کررہی ہے اس وصیت نامہ میں اس کا اندراج کررہی ہے، اگر میرا انتقال ہوجائے تو اِس ڈائری یا کاپی کو دیکھ کر حساب کرلیا جائے اور جتنے سجدۂ تلاوت واجب ہوں میرے ترکہ سے ان کا فدیہ ادا کردیا جائے۔

www.Sukkurvi.com

www.Sukkurvi.com

معاملات

واجبُ الاداء قرض

ذاتی طور سے مجھ پر کسی کا کوئی قرض واجب نہیں، اگر واجب تھا تو وہ بندہ/بندی ادا کرچکا ہے۔ اور اگر قرض ہو تو اس کو پوری وضاحت سے لکھا جائے!

دوکان یا مل یا فیکٹری یا دیگر کاروبار میں نقد و ادھار کا لین و دین ہوتا رہتا ہے، اس کا پورا حساب میری فلاں ڈائری یا کاپی میں درج ہے دوکان یا میرے فلاں............ محاسب کے پاس ہے۔ اس کو دیکھ کر میرا سارا قرض ادا کردیا جائے۔ قرض خواہ مانگیں یا نہ مانگیں اور انھیں یاد ہو یا نہ ہو، فوراً میرا قرض ادا کردیں۔

www.Sukkurvi.com

www.Sukkurvi.com

www.Sukkurvi.com

بیوی کا مہر

بیوی کا مہر ادا کر چکا ہوں یا اس نے خوشدلی سے معاف کر دیا ہے یا مہر ادا کرنا باقی ہے، اس کی مقدار یہ ہے............اس کو میرے انتقال کی صورت میں میرے باقی ترکہ سے بیوہ کو ادا کر دیا جائے خواہ وہ مانگے یا نہ مانگے۔

www.Sukkurvi.com

www.Sukkurvi.com

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

کی پُراثر، مفید، معتبر اور مستند کتب جو ہر گھر کے لئے نہایت نافع اور ضروری ہیں۔
عمدہ ٹائٹل، اعلیٰ طباعت و کتابت اور بہترین کاغذ کے ساتھ اب مکتبۃ الاسلام کراچی
سے براہِ راست دستیاب ہیں۔

- علیکم بسنتی
- پیاری باتیں
- آخری منزل
- چند نیکیاں اور ایصال ثواب
- عمل مختصر اور ثواب زیادہ
- جمعہ کے معمولات
- آدابِ سفر
- ماہ صفر اور جاہلانہ خیالات
- قربانی کے فضائل و مسائل
- کامل طریقۂ نماز
- نماز فجر اور ہماری کوتاہی
- اصلاحی بیانات ۱۰ جلدوں کا سیٹ
- خواتین کا طریقۂ نماز
- توبہ واستغفار
- مروجہ قرآن خوانی کی شرعی حیثیت
- تقسیم وراثت کی اہمیت
- عیدِ سعید اور ہمارے گناہ
- مسائلِ غسل
- وضو درست کیجئے
- صدقۂ جاریہ کی فضیلت
- امتِ مسلمہ کے عروج وزوال کا اصل سبب
- دعا کی اہمیت اور اس کے آداب
- اپنی اصلاح کیجئے
- خواتین کا پردہ
- روزانہ کے معمولات
- اسماءِ اعظم اور اسماء حسنیٰ
- راہ کے آٹھ حقوق
- درود وسلام کے فضائل
- تلاوتِ قرآن کے انعامات
- باطن کے تین گناہ
- مسلمانوں کی مدد کیجئے
- صلوٰۃ التسبیح
- ٹی وی اور عذابِ قبر
- چھ گناہ گار عورتیں
- حلال کی برکت اور حرام کی نحوست
- مسلمانوں کے چار دشمن
- گانا سننا اور سنانا
- والدین کے حقوق اور ان کی اطاعت

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.sukkurvi.com